ٹیلیفون نمبر ۳۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۸۳

روزنامہ الفضل قادیان

یوم دوشنبہ

جلد ۳۴ | ۲۹ ماہ وفا ۱۳۲۵ ہش | ۲۹ شعبان ۱۳۶۵ھ | ۲۹ جولائی ۱۹۴۶ء | نمبر ۱۷۶

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۲۸ ماہ وفا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۷½ بجے شام بذریعہ فون دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت متلی اور سردرد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں ؛

قادیان ۲۸ ماہ وفا۔ آج بعد نماز عصر مسجد نور میں مجلس خدام الاحمدیہ کا ماہانہ جلسہ ہوا۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کے ماتحت مولوی غلام احمد صاحب فرخ کو کوئٹہ اور مولوی محمد حسین صاحب کو مظفرآباد (کشمیر) برائے تبلیغ بھیجا گیا۔

مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی اور گیانی واحد حسین صاحب وہاڑی منڈی ضلع ملتان سے واپس آ گئے ہیں ؛

اسلام اور عالم اسلام کے لئے ایک بہت بڑا فتنہ

روس کے موجودہ سوویٹ نظام اور مذہب میں بعد المشرقین ہے۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ اس نظام کی بنیاد اللہ تعالیٰ کے انکار۔ مذہب کے انکار اور الحاد پر رکھی گئی ہے۔ سن ۱۹۲۰ء میں جب روس بالشوزم کے پنجۂ اقتدار میں آیا۔ تو یہ آواز بھی پورے زور کے ساتھ بلند ہوئی کہ (نعوذ باللہ) خدا تعالیٰ کو روس کی سرزمین سے نکال دیا گیا ہے۔ بالشویک جہاں عیسائیت کے مخالف ہیں وہاں اسلام سے بھی۔ ان کی عداوت اور مخالفت بالکل واضح ہے۔ وہ اسلام کو سرمایہ داری کے قیام کا ایک ذریعہ سمجھ کر اسے ملک سے بالکل نابود کر دینے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ اور اب تک روس میں اسلام اور مسلمانوں کا کہیں کوئی پتہ نہ ملتا تھا۔ بلکہ نام تک بھی سننے میں نہ آتا تھا۔

مگر اخبار بین حضرات جانتے ہیں کہ اب کچھ عرصہ سے ایسی خبریں بکثرت آ رہی ہیں۔ جن سے ظاہر ہو کہ گویا اشتراکی روس کو اسلام اور مسلمانوں سے خاص دلچسپی اور ہمدردی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اب روس میں مسلمانوں کو اسلام کے احکام کی پابندی کی اجازت ہے۔ ترکستان کی مساجد نمازیوں سے بھری رہتی ہیں۔ جمعیۃ علماء بھی قائم ہے اور شیخ الاسلام بھی مقرر ہے۔ تبلیغ اسلام کے لئے ایک ماہوار رسالہ جاری ہے۔ اسلامی لٹریچر کی اشاعت میں حکومت مدد دیتی ہے۔ بزرگان سلف کے مقابر و مزارات کی حفاظت بھی حکومت نے اپنے ذمے لی ہے۔ مسلمانوں کو شہری آزادی پوری طرح حاصل ہے۔ جنگ میں خدمات کی بناء پر بے شمار مسلمانوں کو بڑے بڑے اعزاز مل چکے ہیں۔ بلکہ اسلام سے روسی حکومت کی دلچسپی کا یہ عالم ہے کہ ماسکو یونیورسٹی میں اسلامی علوم پر کامل عبور رکھنے والے مبلغ پیدا کئے جا رہے ہیں۔ اور اس غرض کے لئے اس یونیورسٹی میں ایک خاص شعبہ قائم کیا گیا ہے۔ جس کے صدر مشہور قفقازی عالم علامہ یوسف ہیں۔ اسی طرح کمیونسٹ علماء کی ایک خاص جماعت ترکستان میں تیار کی جا رہی ہے۔ جامعہ ازہر میں بھی کمیونسٹ طلباء کی ایک خاصی تعداد زیر تعلیم ہے۔ گویا صاف نظر آ رہا ہے کہ اشتراکیت پوری تیاری اور پوری طاقت کے ساتھ اسلام پر حملہ آور ہونے والی ہے۔ وہ روس جہاں کل تک خدا اور رسول بلکہ مذہب کا نام لینے کی سزا بھی موت سے کم نہ تھی۔ وہاں یکایک ایسی تبدیلی کا پیدا ہو جانا اپنی ذات میں ثبوت ہے اس امر کا کہ اسلام اور عالم اسلام کو ایک بہت بڑا خطرہ پیش آنے والا ہے ؛

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج سے کافی عرصہ پیشتر جبکہ ابھی یہ خبریں شائع نہ ہوئی تھیں مسلمانوں کو اس عظیم الشان فتنہ سے جو اشتراکیت اسلام کے خلاف کھڑا کرنے والی ہے متنبہ کر دیا تھا۔ اور حضور نے اپنی جماعت کو بھی اس امر سے آگاہ فرما دیا تھا۔ کہ احمدیت اور اشتراکیت میں زبردست ٹکر ہونے والی ہے۔ اور یہ خبریں صاف بتا رہی ہیں۔ کہ حضور کی دوربین نگاہ اور مومنانہ فراست نے جو کچھ دیکھا۔ اس میں کسی شک و تردد کی گنجائش نہیں۔ اشتراکیت کے دامن میں پرورش پانے والے الحاد دہریت اور بے دینی کے خوفناک طوفان نے اپنا رخ خصوصیت کے ساتھ اسلام اور عالم اسلام کی طرف کر لیا ہے اور اگر مسلمانوں نے اس کے مقابلہ کی پوری طرح تیاری نہ کی۔ تو ظاہر ہے کہ وہ اس سیلاب کی شدت کی تاب ہرگز نہ لا سکیں گے۔ مگر افسوس اس فتنہ کے مقابلہ کی تیاری تو کجا مسلمانوں میں ایسے عناصر پیدا ہو رہے ہیں۔ جن پر یا تو اشتراکیت کا رنگ چڑھ رہا ہے۔ یا وہ کم سے کم یہ ماننے کے لئے بھی تیار نہیں ہیں کہ "کمیونسٹوں نے قرآن اور اسلام کے نام پر پروپیگنڈا کا ہمرنگ زمین دام بچھا دیا ہے"۔ اور اسلام کی حفاظت و صیانت کے بڑے بڑے مدعیان جو جماعت احمدیہ کے خلاف اپنی تمام قوتوں کو صرف کر دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ ابھی اس بات سے آگاہ تک نہیں ہو سکے۔ کہ اشتراکیت اسلام کے خلاف کس قدر تیاریوں میں معروف ہے۔

پھر یہ امر بھی قابل غور ہے کہ یہ بیچارے منتشر۔ پریشان خیال۔ پریشان دماغ۔ مختلف الخیال اور مختلف الاحوال لوگ جن میں نہ کوئی تنظیم ہے۔ اور نہ نظام۔ اگر اس رَو کا مقابلہ کرنا بھی چاہیں تو کیا کر سکتے ہیں۔ انکی مثال بھیڑوں کے ایسے گلہ کی ہے۔ جس کا کوئی گلہ بان نہ ہو۔ یہ اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ اشتراکیت ایسے خوفناک دشمن کا مقابلہ تو کجا ان کے اندر کسی معمولی طاقت کے مقابلہ کی اہلیت بھی موجود نہیں۔ لیکن اس علم اور احساس کے باوجود وہ اس امر کے لئے بھی تیار نہیں۔ کہ اس نظام سے منسلک ہو جائیں جو اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حفاظت اسلام کے لئے قائم کیا ہے۔ اور جس کے جانباز سپاہی دنیا کے ہر گوشہ میں اس مقدس فرض کو نہایت جانفشانی سے ادا کر رہے ہیں اور یہی جانثار اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی توفیق سے اشتراکیت کے محاذ پر بھی اسلام کی حفاظت کا فرض ادا کریں گے۔ اور خدا نے چاہا۔ تو اس فتنہ کا سر کچل کر رکھ دیں گے۔

ایڈیٹر:۔ رحمت اللہ خاں شاکر

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

مرکزِ تثلیث میں توحید کی منادی

رپورٹ احمدیہ مشن لنڈن ماہ جون ۱۹۴۶ء

(۲)

مسجد احمدیہ میں مختلف تقاریب

(از مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب مولوی فاضل مجاہد لنڈن)

فورک اور کلب کی آمد

اس ماہ کے شروع میں فورک اور کلب کے ۳۳ ممبران اپنے معین پروگرام کے مطابق مسجد احمدیہ میں تشریف لائے۔ مولانا شمس صاحب نے ان کا استقبال کیا۔ انہیں مسجد دکھائی۔ اور مسجد سے متعلقہ دیگر ضروری مسائل بھی انہیں بتائے۔ ممبران کلب نے جو استفسارات کئے۔ ان کے مناسب جواب انہیں دیئے۔ پھر جناب مولوی صاحب کی صدارت میں محترم چودھری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے اسلامی امور کے متعلق ایک تقریر فرمائی۔ جس میں نہایت مناسب رنگ میں انہیں اسلام سے متعارف کیا۔ اور صحیح اسلامی تعلیم سے انہیں آگاہ کیا۔ آپ کی تقریر کو ممبران نے نہایت دلچسپی کے ساتھ سنا۔ اور بعد میں نہایت خوشی کا اظہار کیا۔ پھر ممبران کی خدمت میں چائے پیش کی گئی۔ اور یہ تقریب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

پٹنی لٹریری سوسائٹی کی آمد

۱۵ جون کو پٹنی لٹریری سوسائٹی کے ۷۵ ممبران مسجد میں تشریف لائے۔ ان کے بیٹھنے کا انتظام باغیچہ میں کیا گیا۔ محترم جناب مولوی صاحب نے کلب کے ممبران کو ایک ایڈریس کے ذریعہ خوش آمدید کہا۔ اور ساتھ ہی اختصار کے ساتھ اس مسجد کی تاریخ اور احمدیت کا ذکر بھی مناسب رنگ میں کیا۔ بعد میں جناب چودھری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے تقریر فرمائی۔ جو ممبران کلب کے لئے بڑی دلچسپی کا موجب رہی۔ کلب کے پریذیڈنٹ نے اس تقریب پر مسرت اور خوشی کا اظہار کیا۔ اور محترم جناب چودھری صاحب اور خاص طور پر مولانا شمس صاحب کا شکریہ ادا کیا۔ بعدہٗ ممبران کی خدمت میں چائے پیش کی گئی۔ اس تقریب کی رپورٹ یہاں کے اخبار "وانڈزورتھ بارو نیوز" میں بھی نہایت اچھے رنگ میں شائع ہوئی۔

مختلف سوسائٹیوں کے ممبروں سے ملاقاتیں

عرصہ زیر رپورٹ میں مختلف مواقع پر دیگر سوسائٹیز میں بھی جانے کا اتفاق ہوا۔ جہاں اپنے تعارف کے حلقہ کو وسیع کیا۔ اور جماعت احمدیہ کے متعلق لوگوں کو علم دیا۔ ایک موقع پر برادرم چودھری مشتاق احمد صاحب ایک ممبر پارلیمنٹ سے ملے۔ جن سے کچھ دیر گفتگو ہوتی رہی۔ ایک دوسرے موقعہ پر ایسٹ انڈیا ایسوسی ایشن نے انڈین کرکٹ ٹیم کے اعزاز میں پارٹی دی تھی۔ جس میں محترم مولانا شمس صاحب کے ساتھ برادرم چودھری مشتاق احمد صاحب کو بھی جانے کا موقعہ ملا۔ وہاں سر ایڈورڈ میکلیگن سابق گورنر پنجاب سے ملاقات ہوئی۔

ایک موقعہ پر خاکسار کو بھی ایک ٹی پارٹی میں شامل ہونے کا موقعہ ملا۔ کلاس کے ٹیچر نے اپنے تمام طلبہ کی پارٹی کا انتظام ایک ہوٹل میں کیا۔ اس میں اکثر طلبہ پولینڈ کے تھے۔ اور بقیہ یورپ کے دیگر ممالک سے تعلق رکھنے والے۔ اس موقعہ پر کافی وقت مذہبی گفتگو جاری رہی۔ مجھ سے اسلام کے متعلق مختلف امور دریافت کرتے رہے۔ جن کے مناسب جواب انہیں دیئے۔ ان معلومات پر بعد میں طلباء نے شکریہ ادا کرتے ہوئے خوشی کا اظہار کیا۔

ایک عرصہ سے برادرم چودھری مشتاق احمد صاحب اپنے اورینٹل سکول میں ایک عربک سوسائٹی کے قیام کی کوشش کر رہے تھے۔ سو خدا کا فضل ہے۔ کہ وہ کوشش کامیاب ہوئی۔ پروفیسر اربری کی صدارت میں اس غرض کے لئے ایک میٹنگ منعقد ہوئی۔ جس میں برادرم چودھری صاحب ہی اس کا سیکرٹری تجویز کیا گیا۔ اللہ تعالےٰ آپ کو بہتر رنگ میں یہ کام سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔

یونیورسٹی کے حلقہ میں تبلیغ

ہمارے چار دوست جو لنڈن یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ حسب موقعہ یونیورسٹی حلقہ میں تبلیغ کے فرائض سرانجام دیتے رہتے ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں لنڈن یونیورسٹی کے زیر اہتمام عرب دنیا کا ہفتہ منایا گیا۔ جس میں مختلف مستشرقین مسلم اور غیر مسلم عمائدین نے تقاریر کیں۔ یا صدارت کے فرائض سرانجام دیئے۔ ان تقاریر کا رنجدہ پہلو یہ تھا۔ کہ غیر مسلم تو خیر اسلام کے خلاف بولینگے ہی۔ مسلم مقررین نے بھی ان کی اتباع کی۔ برادرم چودھری مشتاق احمد صاحب اور برادرم شیخ ناصر احمد صاحب نے خاص طور پر ان مباحث میں حصہ لیا۔ اور صحیح اسلامی تعلیم پیش کی۔

لوگوں میں جستجو

تبلیغی ٹریکٹوں کی تقسیم و دیگر تبلیغی مساعی کی وجہ سے لوگوں کی طبائع پر ایک خاص اثر ہے جس کا اظہار روز مرہ کی ڈاک سے بھی ملتا ہے۔ لوگوں کے استفسارات وغیرہ کے جواب میں ایک سو سے زیادہ خطوط اس ماہ میں لکھے گئے۔ اور ۲۶ افراد کو سلسلہ کا لٹریچر بھجوایا گیا۔ اس کے علاوہ انفرادی طور پر تبلیغی خط و کتابت جاری رہتی ہے۔ برادرم چودھری مشتاق احمد صاحب نے اس عرصہ میں ۱۷ تبلیغی خطوط لکھے اور ۶ - ۷ افراد کو لٹریچر بھیجا۔ اسی طرح کم و بیش جملہ واقفین اپنے اپنے حلقہ میں خط و کتابت کرتے رہے۔ مشن کی طرف سے لٹریچر بھجوانے اور خط و کتابت کا کام مولانا شمس صاحب کی ہدایات کے مطابق برادرم چودھری ظہور احمد صاحب سرانجام دیتے رہے۔ نیز بطور سیکرٹری امام مسجد لنڈن کے دیگر فرائض بھی نہایت محنت کے ساتھ آپ نے سرانجام دیئے۔

مسجد میں تحقیق کنندگان کی آمد

مسجد کی شہرت پھیلنے کے ساتھ مسجد میں تحقیق کی غرض سے آنے والوں کی تعداد میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ لوگ یہاں آتے ہیں اور نہایت دلچسپی اور شوق سے اس کے متعلق معلومات حاصل کرتے ہیں۔ اس ماہ خدا تعالےٰ کے فضل سے ۴۲ اصحاب مسجد میں تشریف لائے۔ اور اسلام کے متعلق صحیح معلومات حاصل کیں۔ سائیکالوجی کے ایک پروفیسر مسٹر تھیوڈور ایڈز (Theodore Eads) تشریف لائے۔ اور جناب مولوی صاحب کے ساتھ دیر تک گفتگو فرماتے رہے۔ ایک روز ایک انگریز مسٹر ورڈ اپنے ۸ - ۹ سالہ بچے کو ساتھ لئے ہوئے مسجد آئے۔ کہنے لگے۔ کہ میرے بچے نے اصرار کیا تھا۔ کہ مجھے مسجد دکھلائیں۔ اس لئے میں یہاں آیا ہوں۔ چنانچہ کافی دیر وہ یہاں رہے۔ اور دلچسپی سے باتیں سنتے رہے۔ ایک مرتبہ چند ہندوستانی ملاح مسجد کی تلاش کرتے کراتے یہاں آنکلے۔

اس کے علاوہ دنیا کے مختلف حصوں سے وکٹری پریڈ پر آنے والے بعض فوجی بھی تشریف لائے۔ جن سے دیر تک سلسلہ گفتگو جاری رہا۔ تمام آنے والوں نے مسجد کو دیکھ کر اور ضروری معلومات حاصل کرنے پر نہایت خوشی اور مسرت کا اظہار کیا۔ حسب موقعہ لٹریچر بھی ان کی خدمت میں پیش کیا جاتا رہا۔

سپینش مشن کو الوداع

۳ جون کو مولوی محمد اسحاق صاحب ساقی اور چودھری کرم الٰہی صاحب ظفر سپین کے لئے روانہ ہوئے۔ جماعت کے احباب الوداع کہنے کے لئے سٹیشن پر موجود تھے۔ مولانا شمس صاحب نے دعا کے ساتھ مجاہدین کو رخصت کیا۔ یہ مشن کچھ دیر فرانس میں اپنے دوسرے مجاہد بھائیوں کے ساتھ ٹھہر کر سپین روانہ ہوگیا۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ انہیں کامیابی کے ساتھ خدمت دین کرنے کی توفیق عطا دے۔ آمین

باغ کی درستی کا کام

مسجد احمدیہ میں جو تقاریب پیدا کی جاتی ہیں۔ ان میں احباب کے بیٹھنے کا انتظام اگر موسم صاف ہو۔ تو باغیچہ میں ہی کیا جاتا ہے۔ جنگ کی وجہ سے لیبر کا باہر سے حاصل کرنا مشکل ہے۔ اس لئے اس کی درستی کا کام کافی وقت صرف کر کے خود ہی کرنا پڑتا ہے۔ چنانچہ اس عرصہ میں جملہ واقفین صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب اور بعض دفعہ جماعت کے دیگر احباب نے مل کر اس کام کو سرانجام دیا۔

مولانا شمس صاحب کی واپسی

مولانا شمس صاحب نے اپنی جن قربانیوں کو پیش کیا ہے۔ وہ ایسی چیز نہیں جسے سلسلہ بھول سکے۔ تاریخ احمدیت میں نہایت احترام کے ساتھ آپ کا نام زندہ رہیگا۔ آپ اپنے فرائض کو نہایت کامیابی اور کامرانی کے ساتھ ۱۰ سال سے زیادہ عرصہ اس ملک میں ادا کرنے کے بعد اب انشاء اللہ ماہ اگست میں واپس تشریف لے جانے والے ہیں۔ آپ کا ارادہ اگر حالات نے اجازت دی۔ تو فرانس اٹلی اور بعض عربی ممالک سے ہوتے ہوئے واپس جانے کا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ خیر و عافیت کے ساتھ آپ کو منزل مقصود پر پہنچا سکے۔ اور آپ کے بعد ہمیں آپ کے نقش قدم پر بہتر اور احسن رنگ میں دین کی خدمت کا موقعہ عطا فرمائے۔ آمین۔

مقصد عظیم الشان ہے اور کوشش محدود۔ محض ہ

خدا تعالیٰ ہی پر ہی نگاہ ہے۔ اس کے آگے کوئی چیز مشکل نہیں۔ ہمارا آخری سہارا اُسی ذات سے ہے۔ اور ہماری نگاہ اُسی پر ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیان فرمودہ

رمضان المبارک کے ضروری مسائل

وجہ تسمیہ رمضان

"رمضان سورج کی تپش کو کہتے ہیں۔ رمضان میں چونکہ انسان اکل و شرب اور تمام جسمانی لذتوں پر صبر کرتا ہے۔ دوسرے اللہ تعالےٰ کے احکام کے لئے ایک حرارت اور جوش پیدا کرتا ہے۔ روحانی اور جسمانی حرارت اور تپش مل کر رمضان ہوا۔ . . . . صوفیوں نے اس مہینہ کو تنویر قلب کے لئے عمدہ لکھا ہے۔ اس میں کثرت سے مکاشفات ہوتے ہیں۔ نماز تزکیہ نفس کرتی ہے۔ اور روزہ سے تجلی قلب ہوتی ہے۔ تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جائے اور تجلی قلب سے مکاشفات ہوتے ہیں۔ جن سے مومن خدا کو دیکھ لیتا ہے۔"

(فتاوےٰ احمدیہ صفحہ ۱۷۵)

تاثیرات روزہ

"ایک مرتبہ جوانی میں ایسا اتفاق ہوا کہ ایک بزرگ معمر ملک صورت مجھ کو خواب میں دکھائی دیا۔ اور اس نے یہ ذکر کر کے کہ کسی قدر روزے انوار سماوی کی پیشوائی کے لئے رکھنا سنت خاندان نبوت ہے۔ اس بات کی طرف اشارہ کیا۔ کہ میں اس سنت اہل بیت رسالت کو بجا لاؤں۔ میں نے رویا مذکورہ بالا کے موافق چھ ماہ تک برابر مخفی طور پر روزوں کا التزام کیا۔ اس اثناء میں عجیب و غریب مکاشفات مجھ پر کھلے۔ بعض گزشتہ نبیوں سے ملاقاتیں ہوئیں۔ اور جو اعلےٰ طبقہ کے اولیاء اس امت میں گزر چکے ہیں۔ ان سے ملاقات ہوئی۔ ایک دفعہ عین بیداری کی حالت میں جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو معہ حسین و علی رضی اللہ عنہم و فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دیکھا۔ اور یہ خواب نہ تھی بلکہ بیداری ہی کی ایک قسم تھی۔"

(فتاوےٰ)

بیمار اور مسافر روزہ نہ رکھے

"جو شخص مریض اور مسافر ہونے کی حالت میں ماہ صیام میں روزہ رکھتا ہے۔ وہ خدا تعالےٰ کے صریح حکم کی نافرمانی کرتا ہے۔ خدا تعالےٰ نے صاف فرما دیا ہے کہ بیمار اور مسافر روزہ نہ رکھے۔ مرض سے صحت پائے۔ اور سفر کے ختم ہونے کے بعد روزے رکھے خدا کے اس حکم پر عمل کرنا چاہیئے۔ کیونکہ نجات فضل سے ہے۔ نہ کہ اپنے اعمال کا زور دکھا کر کوئی نجات حاصل کر سکتا ہے۔ خدا تعالےٰ نے یہ نہیں فرمایا۔ کہ مرض تھوڑی ہو یا بہت اور سفر چھوٹا ہو یا لمبا بلکہ حکم عام ہے۔ اور اس پر عمل کرنا چاہیئے۔ مریض اور مسافر اگر روزہ رکھیں گے۔ تو ان پر حکم عدولی کا فتوےٰ لازم آئے گا"

(بدر ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۷ء)

مختلف بہانوں سے روزے سے بچنے کی کوشش نہ کرو

"جو شخص کہ روزہ سے محروم رہتا ہے۔ مگر اس کے دل میں یہ نیت درد دل سے تھی کہ کاش میں تندرست ہوتا اور روزہ رکھتا۔ اس کا دل اس بات کے لئے گریاں ہے تو فرشتے اس کے لئے روزہ رکھیں گے۔ بشرطیکہ وہ بہانہ جو نہ ہو۔ تو خدا تعالےٰ ہرگز اسے ثواب سے محروم نہ رکھے گا۔ یہ ایک باریک امر ہے اگر کسی شخص پر اپنے کسل کی وجہ سے روزہ گراں ہے۔ اور وہ اپنے خیال میں گمان کرتا ہے۔ کہ میں بیمار ہوں اور میری صحت ایسی ہے کہ اگر ایک وقت نہ کھاؤں تو فلاں فلاں عوارض لاحق ہونگے۔ اور یہ ہو گا اور وہ ہو گا۔ تو ایسا آدمی جو خدائی نعمت کو خود اپنے اوپر گراں گمان کرتا ہے۔ کب اس ثواب کا مستحق ہو گا . . . . اس دنیا میں بہت لوگ بہانہ جو ہیں۔ اور وہ خیال کرتے ہیں۔ کہ ہم اہل دنیا کو دھوکہ دے لیتے ہیں۔ ویسے ہی خدا کو فریب دیتے ہیں۔ بہانہ جو اپنے وجود سے آپ مسئلہ تراش اور تکلفات شامل کر کے ان مسائل کو صحیح گردانتے ہیں۔ لیکن وہ خدا کے نزدیک صحیح نہیں تکلف کا باب بہت وسیع ہے اگر انسان چاہے تو اسکی رو سے ساری عمر کو بیٹھ کر ہی نماز پڑھتا رہے۔ اور رمضان کے روزے بالکل نہ رکھے۔ مگر خدا اس کی نیت اور ارادہ کو جانتا ہے۔ جو صدق اور اخلاص رکھتا ہے۔ خدا جانتا ہے۔ کہ اس کے دل میں درد ہے۔ اور خدا اسے اصل ثواب سے بھی زیادہ دیتا ہے۔ کیونکہ درد دل ایک قابل قدر شے ہے۔ حیلہ جو انسان تاویلوں پر تکیہ کرتے ہیں۔ لیکن خدا کے نزدیک یہ تکیہ کوئی شے نہیں ہے۔"

فتاوےٰ احمدیہ صفحہ ۱۷۵

اول شب میں نماز تراویح

سوال۔ رمضان شریف میں رات کو اٹھنے اور نماز پڑھنے کی تاکید ہے۔ لیکن عموماً محنتی مزدور زمیندار لوگ جو ایسے اعمال کے بجا لانے میں غفلت دکھاتے ہیں۔ اگر اول شب میں انکو گیارہ رکعت تراویح بجائے آخر شب کے پڑھا دی جائے۔ تو کیا یہ جائز ہو گا

جواب۔ حضرت اقدس نے فرمایا کچھ حرج نہیں پڑھ لیں۔" (بدر ۱۸ اکتوبر ۱۹۰۶ء)

سفیدی میں نیت روزہ

سوال:۔ میں مکان کے اندر بیٹھا ہوا تھا۔ اور میرا یقین تھا کہ ہنوز روزہ رکھنے کا وقت ہے۔ اور میں نے کچھ کھا کر روزے کی نیت کی۔ مگر بعد میں ایک دوسرے شخص سے معلوم ہوا کہ اس وقت سفیدی ظاہر ہو گئی تھی۔ اب میں کیا کروں۔

جواب از حضرت اقدس۔ "ایسی حالت میں اس کا روزہ ہو گیا۔ دوبارہ رکھنے کی حاجت نہیں۔ کیونکہ اپنی طرف سے احتیاط کی اور نیت میں فرق نہیں۔" (بدر ۲۴ فروری ۱۹۰۷ء)

آنکھ کے بیمار کا روزہ

سوال:۔ روزہ دار کی آنکھ بیمار ہو۔ تو اس میں دوائی ڈالنی جائز ہے یا نہیں؟

جواب۔ فرمایا یہ سوال ہی غلط ہے۔ بیمار کے واسطے روزہ رکھنے کا حکم نہیں۔

(بدر ۷ فروری ۱۹۰۷ء)

فدیہ صرف دائمی مسافر اور مریض کیلئے ہے

"جن بیماروں یا مسافروں کو امید نہیں کہ کبھی روزہ رکھنے کا موقعہ مل سکے۔ مثلاً ایک بہت بوڑھا ضعیف انسان یا ایک کمزور حاملہ عورت جو دیکھتی ہے کہ بعد وضع حمل بہ سبب بچے کو دودھ پلانے کے وہ پھر معذور ہو جائیگی۔ اور سال بھر اسی طرح گزر جائیگا۔ ایسے اشخاص کے واسطے جائز ہو سکتا ہے۔ کہ وہ روزہ نہ رکھیں۔ . . . . . اور فدیہ دیں۔ فدیہ صرف شیخ فانی یا اس جیسوں کے واسطے ہو سکتا ہے۔ جو روزہ کی طاقت کبھی بھی نہیں رکھتے باقی اور کسی کے واسطے جائز نہیں کہ صرف فدیہ دے کر روزے کے رکھنے سے معذور سمجھا جا سکے۔ عوام کے واسطے جو صحت پا کر روزہ رکھنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ صرف فدیہ کا خیال کرنا اباحت کا دروازہ کھولنا ہے۔ جس دین میں مجاہدات نہ ہوں۔ وہ دین ہمارے نزدیک کچھ نہیں۔ اس طرح سے خدا تعالےٰ کے بوجھوں کو سر پر سے ٹالنا سخت گناہ ہے۔" فتاوےٰ احمدیہ صفحہ ۱۸۳

گرمی میں مزدور اور محنتی کا روزہ

سوال۔ بعض اوقات رمضان ایسے موسم میں آتا ہے کہ کاشتکاروں سے جبکہ کام کی کثرت مثل تخم ریزی و درودگی ہوتی ہے اور ایسے مزدوروں سے جنکا گزارہ مزدوری پر ہے روزہ نہیں رکھا جاتا۔ انکی نسبت کیا ارشاد ہے۔

جواب:۔ فرمایا انما الاعمال بالنیات یہ لوگ اپنی حالتوں کو مخفی رکھتے ہیں۔ ہر شخص تقوےٰ و طہارت سے اپنی حالت سوچ لے اگر کوئی اپنی جگہ مزدور رکھ سکتا ہے تو ایسا کرے۔ ورنہ مریض کے حکم میں ہے پھر جب یُسر ہو رکھ لے۔" (بدر ۲۶ ستمبر ۱۹۰۷ء)

فدیہ کی رقم قادیان میں بھیجنا

سوال۔ جو شخص روزہ رکھنے کے قابل نہ ہو۔ اسکے عوض مسکین کو کھانا کھلانا چاہیئے۔ اسکے کھلانے کی رقم قادیان کے یتیم فنڈ میں بھیجنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب۔ فرمایا ایک ہی بات ہے خواہ اپنے شہر میں کسی مسکین کو کھلائے یا یتیم اور مسکین فنڈ میں بھیجدے۔ (بدر ۷ فروری ۱۹۰۷ء)

اعتکاف

سوال۔ جب آدمی اعتکاف میں ہو تو اپنے دنیوی کاروبار کے متعلق بات کر سکتا ہے یا نہیں

صحبت کا اثر ــــ اور ــــ ڈیڈی کیشن

(از حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب)

سوال صحبت کا اثر کس طرح ہوتا ہے؟

جواب۔ میرے ہاں ایک تیل کا برتن رکھا ہے۔ اور تیل اس کے اندر ہے۔ باہر نہیں ہے۔ لیکن اگر آپ اس جگہ کو دیکھیں۔ تو زمین دور دور تک چکنی نظر آئے گی۔ میرے ہاں ایک لیمپ بجلی کا ہے۔ جب وہ روشن ہوتا ہے تو ہر چیز دور دور تک اس کی وجہ سے روشن ہو جاتی ہے۔ میرے ہاں ایک درخت رات کی رانی کا لگا ہوا ہے جس کی خوشبو رات کے وقت ایک ایک فرلانگ تک پہنچتی ہے۔ جب بے جان چیزوں کے اثرات کا یہ حال ہے۔ تو انسانی سوسائٹی کے اخلاق اور نیک و بد انسانوں کی صحبت کا اثر اس سے بھی زیادہ طاقتور ہونا چاہیئے۔ اسی لئے تو کونوا مع الصادقین کا حکم ہے۔ ؎

صحبتِ صالح ترا صالح کند
صحبتِ طالح ترا طالح کند

ابلیس جنت میں نہ آتا۔ تو ابوالبشر سے غلطی کیونکر ہوتی؟ گرم چیز کے پاس بیٹھیں گے تو جسم بھی گرم ہو جائیگا۔ اور سرد چیز کے نزدیک بیٹھیں گے۔ تو جسم بھی ٹھنڈک محسوس کریگا۔ ہر چیز میں کم و بیش نفوذ اور سرایت کرنے کی خاصیت خدا تعالےٰ نے رکھی ہے۔ خواہ وہ جسمانی ہوں یا روحانی یہاں تک کہ انبیاء کے زمانے میں تو عام لوگوں کے دماغ ایسے روشن ہو جاتے ہیں۔ کہ ہر انسان اپنی فطرت اور استعداد کے مطابق اثر لے لیتا ہے۔ کیونکہ نبی سورج ہوتے ہیں۔ دوسروں کو بھی اسی طرح فیاض کر لیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیشہ اپنے مریدوں کو یہی نصیحت فرماتے رہتے تھے۔ کہ جہانتک ہوسکے آپ لوگ بار بار میرے پاس آئیں۔ اور میری صحبت میں رہیں۔ ؎

یک زمانہ صحبتے با اولیاء
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

صحبت کا اثر کس طریقہ سے ہوتا ہے۔ یہ فلسفیانہ اور باریک سوال ہے۔ ہاں یہ بات یقینی ہے۔ کہ ہوتا ضرور ہے۔ اور کوئی بھی اس سے انکار نہیں کرسکتا۔

سوال:۔ یہ جو آج کل ڈیڈی کیشن یا انتساب کا دستور مصنفین نے اختیار کیا ہے۔ اس کی اصلیت کیا ہے؟ کسی کتاب کو خدا وند تعالیٰ کی نذر کیا جاتا ہے۔ کسی کو آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی۔ کسی کو اپنی بیوی کی۔ اور کسی کو والدین یا استاد کی۔ کیا یہ سب باتیں درست ہیں؟

جواب۔ ڈیڈی کیشن یا انتساب ایک اسلامی طریقہ ہے۔ اس لئے جائز ہے۔ بلکہ ضروری ہے۔ اور ہمارا کسی کتاب کے شروع میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھنا ہی اصل ڈیڈی کیشن ہے۔ یعنی یہ تصنیف میں اللہ تعالےٰ کے نام کے ساتھ معنون کرتا ہوں۔ جو رحمٰن اور رحیم ہے۔ رہا یہ امر کہ خدا کے سوا دوسروں کے نام سے کوئی تصنیف معنون کی جاوے۔ یہ بالکل غیر اسلامی طریقہ ہے۔ جب خود مصنف نے بسم اللہ لکھ کر خدا تعالےٰ کے نام کے ساتھ اپنی کتاب کو ڈیڈی کیٹ کر دیا۔ تو پھر اسی تصنیف کو ایک دوسرے صفحہ پر کسی اور کے نام سے ڈیڈی کیٹ کرنا بیوقوفی نہیں تو کیا ہے؟ مسلمان کی تصنیف اللہ تعالےٰ کی نذر ہی ہونی چاہیئے۔ جیسے اسکی ہر دیگر عبادت قرآن مجید سے لیکر ہر مفید کتاب کو تمام اسلامی دنیا آج تک خدا کے نام (بسم اللہ) سے ہی معنون کرتی آئی ہے۔ یہ اب نیا اور دجالی طریقہ نکلا ہے۔ کہ کتابوں کو انسانوں کے ناموں سے معنون کیا جاتا ہے۔

تحریک جدید کے دفتر دوم کے جہاد میں شاندار اضافہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تبلیغ اسلام اور اشاعت احمدیت کی سکیم کو کامیاب کرنے کے لئے تحریک جدید کا اجراء فرمایا۔ اب اس کے مالی جہاد کے دو حصے ہیں۔ (۱) پانچہزاری فوج وہ ہے جو آخر ۱۹۳۴ء سے لیکر اب تک یعنی بارھویں سال تک قربانی کرتی آرہی ہے۔ اور خدا کے فضل سے اسی طرح انیسویں سال تک قربانی کرتی چلی جائیگی۔ یہی دفتر اول ہے۔ اور (۲) دوسرا وہ حصہ ہے۔ جو گذشتہ سالوں میں طالب علم تھا۔ یا بیکار تھا۔ مگر اب ملازم ہوگیا یا برسرکار ہے۔ یا کاروبار کر رہا ہے غرض کسی نہ کسی طریق سے وہ اپنے لئے آمد پیدا کر رہا ہے۔ ایسے احباب کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ کہ وہ تحریک جدید کے جہاد میں کم از کم اپنی ایک ماہ کی آمد کا ½ حصہ ادا کریں لیکن اللہ تعالیٰ اسے اگر کسی کو ½ سے زیادہ دینے کی توفیق بخشتی ہے۔ تو وہ ½ سے جس قدر چاہے زیادہ دے سکتا ہے۔ یہی ہے تحریک جدید کا دفتر دوم۔ جس کے لئے نوجوانوں کو حضور فرما چکے ہیں۔ "ہمارے لوگ یہاں تحریک جدید کے چندوں سے بھی گریز کرتے ہیں۔ اور جماعت کا اکثر حصہ ایسا ہے جس نے تحریک جدید میں حصہ نہیں لیا۔ پہلے یعنی (دفتر اول) دور میں پانچہزار آدمیوں نے حصہ لیا تھا۔ لیکن تحریک جدید کے دفتر دوم میں ابھی تک ان سے چوتھائی آدمیوں نے بھی حصہ نہیں لیا۔ حالانکہ چاہیئے یہ تھا۔ کہ جس طرح پرانے لوگ اپنے گھروں سے بے سروسامانی کی حالت میں تبلیغ کے لئے نکل پڑتے تھے۔ اسی طرح میری تحریک پر ہزاروں احمدی ٹڈی دل کی طرح پیدل ہی تبلیغ کے لئے نکل پڑتے۔ مگر جن کو خود توفیق نہیں ملی۔ ان کا اتنا تو فرض تھا۔ کہ وہ اپنے گھروں کے اموال تبلیغ احمدیت کے لئے گھروں سے باہر نکال کر خلیفہ کے سامنے پھینک دیتے۔ اگر وہ ایسا کرتے۔ تو ہم کہہ سکتے تھے۔ کہ انہوں نے قربانی کا صحیح نمونہ پیش کیا ہے۔ کتنے ہیں جنہوں نے ایسا نمونہ پیش کیا۔ مگر مجھے افسوس ہے کہ نوجوانوں نے اس کی طرف پوری توجہ نہیں کی۔ نہ ہی قادیان کے نوجوانوں نے اسکی اہمیت کو سمجھا ہے۔ اور نہ ہی انہوں نے کما حقہ اپنے فرض کو ادا کرنے کی کوشش کی ہے۔"

پس جو دوست اس وقت تک کسی نہ کسی وجہ سے کبھی تحریک جدید میں حصہ نہیں لے سکے وہ اب تحریک جدید کی پانچہزاری فوج کے دفتر دوم میں شامل ہو سکتے ہیں۔ تحریک جدید کے اس تبلیغی فریضہ کو سرانجام دینے کے لئے ضرورت ہے۔ اخلاص کی ضرورت ہے متواتر قربانی کی اور ضرورت ہے بلند عزائم کی۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے جون جولائی میں جو خطبات اور ملفوظات احباب کے پیش ہوئے ہیں۔ وہ ان نوجوانوں کو جو ابھی شامل نہیں ہوئے۔ پر زور تحریک کر رہے ہیں۔ اور جو دفتر دوم کے سال دوم کا وعدہ کر چکے ہیں۔ ان کو اضافہ کی طرف توجہ دلا رہے ہیں۔

چنانچہ ملک مبارک احمد صاحب بوپال لکھتے ہیں۔ کہ میرا دفتر دوم سال کا وعدہ ۱۲۵/- کا میری والدہ محترمہ امۃ الحی صاحبہ چک ۹۵ منٹگمری کے ذریعہ بفضل خدا ادا ہو چکا۔ اللہ تعالےٰ نے میری تنخواہ میں ترقی فرمادی ہے۔ اس لئے میں اپنے وعدے میں ۱۵/-/- روپیہ کا اضافہ کرکے ۱۴۰/- کرتا ہوں۔ اور اس کے علاوہ "تحریک جدید" کے "تبلیغی مرکزی فنڈ" میں ایک سو روپیہ فوری ضروریات کے پیش نظر انشاء اللہ عنقریب ارسال کروں گا۔"

(۲) ریاست بہاولپور میں صوبیدار برکت علی صاحب پنشنر چک ۱۳/۳ ۹-R میں ہیں۔ یہ صاحب تحریک جدید کے جہاد میں کبھی شامل نہیں ہوئے تھے۔ اب انہوں نے ۱۴/- روپے کا وعدہ دفتر دوم کے سال اول میں لکھوا دیا۔ اور ادا بھی کر دیا۔ ملک احمد خانصاحب انسپکٹر تحریک جدید نے جب ان کو دفتر دوم کی حقیقت اور اہمیت اور ضرورت بتائی اور ان کو سمجھایا کہ اس میں شامل ہونے کے لئے کم سے کم ایک ماہ کی نصف آمد دینے کی شرط ہے۔ تو انہوں نے کہا۔ سال اول میں میری آمد ۹۲/- تھی۔ اس کا نصف ۴۶ ہے۔ اور سال دوم میں آمد ۱۰۰/- تھی۔ نصف اس کا ۵۰/- روپے کا نہ صرف وعدہ کیا۔ بلکہ دونوں سالوں کی رقم ادا بھی کر دی۔

(۳) چودھری امام علی صاحب نمبردار چک ۱۶۶ بہاولنگر نے بھی ابھی آمد کا حساب نہیں کیا تھا۔ مگر بتائے جانے پر آپ نے ۶۰/- روپے نصف آمد اسی وقت ادا کردی۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ پس وہ دوست جو دفتر دوم میں سال دوم کے وعدے کر چکے ہیں۔ وہ اگر ان کو اللہ تعالےٰ نے توفیق بخشی ہے۔ اضافہ کریں۔ اور وہ جو اس میں ابھی تک شامل نہیں ہوئے۔ وہ اب اسی مہینہ شامل ہو جائیں۔ نیز وہ جو دفتر اول میں شامل ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت پر مدلل گفتگو

اور

"جماعت اسلامی" کے اصول پر ایک بے لاگ تبصرہ

(۵)

(از جناب شیخ روشن دین صاحب تنویر وکیل سیالکوٹ

آپ نے خود تسلیم کیا ہے کہ برطانوی حکومت عیسائیت کے عقاید کے خلاف تبلیغ کرنے کو برداشت کرتی ہے۔ بس یہی فوقیت ہے اس حکومت کو دوسری تمام دنیا کی حکومتوں پر اور دنیا کے موجودہ حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ مستقبل قریب میں کوئی حکومت اس لحاظ سے بہتر قائم ہوتی ہوئی نظر نہیں آتی۔ یہی ایک ایسی حکومت ہے کہ جس میں رہ کر ہم کفر کو مٹانے کی کسی قدر ہی سہی جدوجہد کر سکتے ہیں۔ آپ ہندوستان کی ہندو ریاستوں پر نگاہ دوڑائیے وہاں ایسے قانون ہیں کہ کوئی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک عدالت میں جا کر ایسا نہ کرے۔ اور اگر کوئی مسلمان ہو جاتا ہے تو اس کو باپ کی وراثت سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ ایسی روکیں برطانوی حکومت میں نہیں رہیں۔ اور جو حکومت الٰہیہ آپ یا مودودی صاحب دنیا میں قائم کرنا چاہتے ہیں اس میں بھی قتل مرتد ایک ایسا کریہ اصول موجود ہوگا۔ کیا آپ اس حکومت کو کبھی برداشت کر سکتے ہیں کہ جو کسی شخص کو محض "اسلامی جماعت" کا رکن ہونے کی وجہ سے مرتد از اسلام قرار دے کر سنگسار کر دے۔ افغانستان میں بیسیوں احمدیوں کو صرف ان کے دین کی وجہ سے تہ تیغ کیا گیا۔ اور ایسی ظالمانہ سزائیں دی گئیں۔ جن کی وجہ سے مسلمانوں پر ادبار چھا گیا ہے۔ اور پھر ہم ایسی حکومت بھی کبھی قائم نہیں ہونے دیں گے۔ جس کا یہ اصول ہو کہ اپنی تحریک چلانے کے لئے دوسرے ممالک پر حملہ کر کے اور تلوار کے زور سے ان کی سیاسی قوت چھین لی جائے۔ یہ سینہ زوری لفظ اسلام کی تردید ہی نہیں بلکہ ہتک ہے۔ حکومت تو ایسی ہونی چاہیئے کہ جس میں ہر خیال کا آدمی اپنے خیالات آزادی سے ظاہر کر سکے۔ یہاں تک کہ دہریہ کو بھی ویسی ہی اجازت اظہار رائے ہو جیسی کہ اسلام کے مفتی اعظم کو۔ ہم ایسے اسلام کو دور سے سلام کرتے ہیں کہ جس میں رہ کر آدمی فاشی حکومت کی طرح اپنی ضمیر کے خلاف عمل کرنے پر مجبور کیا جائے۔ ہم مودودی صاحب کی حکومت الٰہیہ کو حکومت الٰہیہ تو کیا اس وجہ سے طاغوتی نظام سمجھتے ہیں اور اس کے مقابلہ میں برطانوی لادین نظام کو اسلامی نظام سے قریب تر خیال کرتے ہیں

اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں ہمیشہ کے لئے اس کا فیصلہ کر دیا ہوا ہے کہ لا اکراہ فی الدّین۔ سوچئے تو دنیا میں صرف اسلام ہی نے یہ اصول قائم کیا تھا جس پر اب برطانیہ کے سوا کوئی مسلمان حکومت بھی کاربند نہیں۔ اور اگر ہے تو انگریزوں کی دیکھا دیکھی نہ کہ اسلامی نقطہ نظر سے۔ پھر اور مبہم واقعات سے اس سورج جیسی چمکنے والی آیت کو منسوخ قرار دینا صرف مودودی صاحب ہی کے اجتہاد کی جسارت ہو سکتی ہے۔ قتل مرتد کو ایک فیصلہ شدہ مسئلہ قرار دینا قرآن کریم کو جھٹلانا ہے۔ غلط اصولوں کو لے کر تو مسلمان شاہراہ ترقی پر گامزن نہیں ہوں گے۔ دنیا میں حکومت الٰہیہ ان اصولوں کے مطابق بنانے پر قادر بھی ہو جاؤ تو پھر بھی آپ اسلام سے عاری رہیں گے۔ اسلام تو دنیا میں آیا ہی اس لئے ہے کہ ضمیر کو تمام جکڑبندیوں سے آزاد کر دیا جائے۔ اور لوگوں کو موقع دیا جائے کہ وہ دل سے نہ منافقت سے ان پاک اصولوں پر کاربند ہوں۔ جو اللہ تعالےٰ نے انسان کی ہدایت کے لئے بھیجے ہیں۔ اسلام ہرگز اس بات کو برداشت نہیں کر سکتا کہ قتل مرتد کے ڈراوے سے منافقوں کی جماعت مسلمانوں میں پیدا کر دی جائے جو اپنی رائے کا اظہار تو نہ کر سکیں مگر اندر ہی اندر گھن کی طرح اسلام کی جڑ میں کھوکھلی کرتے رہیں یہ فطرت کے خلاف ہے۔ اس لئے اسلام کے خلاف ہے۔ کیونکہ اسلام فطرت کے مطابق ہے۔

اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم برطانیہ سے بہتر حکومت نہیں چاہتے۔ ہم تو خدا کی بادشاہت تمام انسانی فکر و عمل میں خواہ بوٹ کا تسمہ باندھنا ہی کیوں نہ ہو۔ چاہتے ہیں پھر سیاست میں کیوں نہیں چاہتے۔ ہم بہتر تبدیلی چاہتے ہیں۔ لیکن نہ ایسی جو آگے سے بھی دنیا کے لئے زندگی دوبھر کر دے۔

مودودی صاحب نے خدا کی بادشاہت کو جس طرح سیاسی قوت میں محدود کیا ہے۔ اسی طرح آپ نے حکومت الٰہیہ کو حکومت جبر میں تبدیل کر دیا ہے۔ یہ اسلام کے قالب میں فاشسزم کی روح بھرنا نہیں تو اور کیا ہے۔ خدا ہم کو ایسی حکومت الٰہیہ سے محفوظ رکھے جس کا پہلا اصول لا اکراہ فی الدین نہ ہو۔ جس کا دوسرا اصول لا اکراہ فی الدّین نہ ہو۔ جس کا تیسرا اصول لا اکراہ فی الدین نہ ہو۔

آپ اجتماعوں میں مومنین کا ہجوم دیکھ کر متأثر ہوتے ہوں گے۔ مگر میں جانتا ہوں کہ ان اجتماعوں کی جڑ زمین سے دو گز اونچی ہے۔ یہ وہ درخت نہیں جس کو خدا نے شجر طیبہ کہا ہے جس کی جڑ زمین میں اور شاخیں آسمان میں ہیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ یہ جماعت دنیاوی تنظیموں کی ریس میں بنائی گئی ہے۔ جس کو اللہ تعالےٰ سے کوئی تعلق نہیں۔ سوا اس کے کہ اس کا نام اور اس کے اصولوں کو اس کے طرز بیان کو اپنے مطلب کے حصول کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ اسلام اور اسوہ رسول تو یہ سکھائے کہ ابوجندل کو پابہ زنجیر کفار کی سختیاں سہنے کے لئے کفار کے حوالے کر دے۔ مگر انسانی خون زمین پر نہ بہنے دو۔ اور یہاں یہ فاشی خیال کہ قیصر و کسریٰ کے ہاتھ سے سیاسی قوت چھیننے کے لئے فی سبیل اللہ ان پر تبلیغ کے اثر کا انتظار کئے بغیر ہلہ بول دو۔

یہ فی سبیل اللہ کی بھی ایک ہی کہی نہ اگر فی سبیل اللہ اسی کا نام ہے۔ تو فی سبیل الطاغوت خدا جانے کیا چیز ہوگی۔ اور یہ عدم تعاون محض ایک فریب نفس ہے۔ موجودہ حکومت کے ماتحت تمام سرکاری نوکریوں کو تیاگ دینا اور اسی نظام کے سکے جن پر الی الطاغوت کائنات بھی ہو جیب میں رکھنا۔ گرد کھائیں اور ٹکٹوں سے پرہیز ہی یا حسب ہے۔ بیشک بعض نوکریاں بُری ہیں۔ وہ نہ کی جائیں۔ جس طرح بعض آزاد ویشے دار آزاد بقول آپ کے بھی بُرے ہیں۔ کون کہتا ہے۔ کہ تم محکمہ شراب میں ملازمت کرو۔ کوئی اور نوکری کر لو۔ باقی رہی نظام باطل کو چلانے کی بات تو کیا آپ مزار قوانین ملکی کی پابندی کر کے نظام باطل کو تباہ کر رہے ہیں۔ یا اس کے ساتھ تعاون کر رہے ہیں مجھے تو اس شخص میں جو ڈاکخانہ میں ملازمت اختیار کرتا ہے۔ اور اس شخص میں جو اپنی کتابیں۔ رسالے اور اخبار ہیں اس ڈاکخانہ کے ذریعے فروخت کرتا ہے کوئی فرق نظر نہیں آتا۔ اگر ایک شخص نظام باطل کو چلا رہا ہے۔ تو آپ اُس سے استمداد کیوں کرتے ہیں۔ آپ وسیل خط وکتابت چھوڑ دیں اور ڈاکخانہ کی بجائے کوئی اور ذریعہ تلاش کر لیں۔ تو خود بخود ڈاکخانہ ٹوٹ جائیگا۔ آپ فرمائیں گے سب لوگ چھوڑیں تو ٹوٹے۔ اسی طرح میں عرض کرتا ہوں۔ سب لوگ ملازمتیں چھوڑ دیں۔ تو نظام باطل کا یہ بڑا ستون گرے۔ چونکہ دوسرے خط وکتابت نہیں چھوڑتے۔ اس لئے ڈاکخانہ نہیں ٹوٹتا۔ اسی طرح چونکہ دوسرے ملازمت نہیں چھوڑتے۔ اس لئے ڈاکخانہ نہیں ٹوٹتا۔ بات کیا ہوئی آج کل امین حسن اصلاحی صاحب اپنی مغفور یا "کوثر" میں شائع کرا رہے ہیں۔ یہ آپ پڑھتے ہی ہوں گے۔ ۲۱-۲۵-اپریل کا "کوثر" ملاحظہ فرمائیں۔ یہ بہانہ طرازیاں اور تضیع اوقات نہیں ہے تو اور کیا ہے ایک فضول اصول قائم کر کے کہ "انگریز کی نوکری حرام ہے"۔ اپنے اعمال کو جائز ثابت کرنے کے لئے انبیاء کے طریق کار کی لمبی چوڑی تشریحات کرنا احساس کمتری نہیں تو اور کیا ہے۔ اگر نوکری حرام ہے تو انگریز کا سکہ استعمال کرنا بھی حرام ہے آپ فرمائیں گے سکے تو محنت کر کے کمائے جاتے ہیں۔ میں کہتا ہوں۔ نوکری بھی تو محنت کر کے کی جاتی ہے۔ اگر اسلام جدوجہد ہی ہے۔ تو نوکریوں سے باہر رہ کر اگر جدوجہد ہو سکتی ہے۔ تو اندر کیوں نہیں ہو سکتی۔ کیوں آپ نوکری ایسے انداز سے نہیں کرتے۔ جس سے آپ کی اسلامیت ظاہر ہو۔ وہاں اگر سخت پابندی ہے۔ تو جدوجہد کا تو اب بھی زیادہ ہوگا۔ یہ تو سخت بزدلی ہے۔ کہ جہاں زیادہ تکلیف ہوتی ہو وہاں سے بھاگ جائے۔ یہ کیسا اسلام ہے یہ کیسی جدوجہد ہے۔ خود آپ کے عمل سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حکومت برطانیہ اس وقت دنیا کے پردہ پر باوجود اپنی لادینی کے بہترین حکومت ہے۔ جو جدوجہد آپ یہاں کر رہے ہیں۔ ذرا ٹرکی میں جا کر کے دکھائیں۔ یا افغانستان پاس ہی ہے وہاں کر کے دکھائیں میں نے یہ اس لئے لکھا ہے کہ مودودی صاحب نے احمدیت کی نقل پر جماعت بنائی ہے اور انہیں اصولوں کو آہستہ آہستہ سیکھ رہے ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۵۰ سال پہلے سکھلائے تھے۔ مگر احمدی کو تعاون برطانیہ کا طعنہ دیتے ہیں اور دل مانتے ہیں۔ کہ سامنے نہیں آتے۔ اوٹ میں رہ کر بار بار مارتے ہیں۔ لیکن ہم کو یقین ہے۔ کہ وہ ہمارے لئے زمین تیار کر رہے ہیں جب سعید روحوں کو آپ کا کھوکھلا پن معلوم ہوگا۔ تو وہ اصل سرچشمہ کی طرف رجوع کریں گی۔ انشاء اللہ۔

اشتہار زیر دفعہ ۵- رول- ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب چوہدری عزیز احمد صاحب بی-اے-ایل-ایل-بی

پی-سی-ایس-سب جج بہادر درجہ اول بھلوال

دعوے یا اپیل دیوانی ۱ھ

مسماۃ عائشاں بی بی زوجہ مولا بخش قوم گوندل سکنہ پھلروان تحصیل بھلوال بنام مولا بخش

بنام

مولا بخش ولد احمد قوم گوندل سکنہ جھوک بکھو تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی مولا بخش مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام مولا بخش مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مولا بخش مذکور تاریخ ۱۵ ماہ ۸ سنہ ۱۹۴۶ء کو مقام بھیرہ حاضر عدالت ہذا نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۱۹ ماہ ۷ سنہ ۱۹۴۶ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

مہر عدالت

دستخط حاکم

مسٹر ہوور کی نصیحت

"اُن فوری آنے والے ہفتوں کی نازک صورتِ حالات میں ہندوستان کے کم غذا والے علاقوں کو چاہیئے۔ کہ وہ ہر ممکن طریقے سے زیادہ مقدار میں اناج حاصل کرنے کی کوشش کریں نہ صرف اسٹریلیا اور سیام سے ہی بلکہ ہندوستان کے فاضل غذائی علاقوں سے بھی اناج حاصل کریں۔ خواہ یہ قرض انہیں بعد میں واپس ہی کیوں نہ کرنا پڑے۔"

بیان مسٹر ہوور سابق پریذیڈنٹ امریکہ بمقام بنگلور مورخہ ۲۶ اپریل ۱۹۴۶ء

ہمارا عہد اور ہماری اپیل

اُن لوگوں سے جو کمی کے علاقہ میں رہتے ہیں ہم پوری امداد کا عہد کرتے ہیں۔ ملک کے تمام ذرائع و وسائل کو اکٹھا کر لیا گیا ہے اور اُن کو امداد بہم پہنچائی جا رہی ہے۔ غذائی کمی میں مساویانہ حصہ رسدی کا خیال رکھا جائے گا اور پورے ملک میں یکساں تقسیم ہوگی۔ راشننگ کو وسعت دیدی گئی ہے کہ ہر شخص اپنا صحیح حصہ پا سکے قیمتوں کے کنٹرول کو سختی سے برقرار رکھا جائیگا اس لئے آپ بھی پرسکون رہیئے اور اعتماد کیجئے۔ ضرورت سے زیادہ نہ خریدئے نفع بازوں سے کوئی سروکار نہ رکھیئے۔

اُن لوگوں سے جو فاضل پیداوار کے علاقوں میں رہتے ہیں ہماری درخواست ہے کہ وہ پوری پوری طرح مدد کریں۔ اگر آپ اپنا فاضل غلہ دینے کیلئے کہا جائے تو بھی آپ کے پاس آپ کی ضرورتوں سے بہت زیادہ بچ رہے گا۔ اگر آپ کے شہر میں راشننگ جاری کر دیا جائے۔ تو یہ یاد رکھئے کہ ایسا قدم صرف آپ کے ہموطنوں کی مدد کے لئے اُٹھایا گیا ہے۔ اس کے باوجود بھی آپ کے پاس کافی اناج بچ رہے گا۔ چھوٹی سے چھوٹی مقدار میں ذخیرہ نہ کیجئے حکومت کے ذمہ داروں سے تعاون کیجئے۔

تاجروں اور کاشتکاروں کو پیغام

آپ سے جس قدر اناج ممکن ہو سکے نکال دیجئے۔ اناج کی مقدار کا ہر مَن جو ذخیرہ کیا جائے اپنے بہت سے ہموطنوں کی موت کا سبب ہو سکتا ہے۔ صرف کنٹرول کی قیمتوں پر فروخت کیجئے جو آپ کے اور خریدار کے دونوں کے لئے مناسب ہیں۔ دوسروں کی مصیبت کے سہارے دولت کمانا ایک لعنت ہے۔ حکومت اور عوام نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ منافع بازوں اور چوربازاریوں کو ہر ممکن طاقت سے جو انہیں حاصل ہے کچل ڈالیں گے چوربازار سے گریز کیجئے۔ یہ کام مجرمانہ ہے۔

غذائی بحران کو شکست دیجئے

ملکر کوشش کیجئے — ملکر حصہ لیجئے

فوڈ ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف انڈیا نئی دہلی کا جاری کردہ

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

بمبئی ۲۷ جولائی۔ مسٹر جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے لیگ کونسل کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ ساڑھے تین ماہ کی طویل اثنائی گفت و شنید اور ہندوستان سے وزارتی مشن کی روانگی کے بعد پیش آنے والے واقعات کی روشنی میں میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اب مسلم لیگ کے لئے اس کے سوا اور کوئی چارہ کار نہیں کہ وہ صرف اپنی قوت پر بھروسہ رکھے اور اپنے نصب العین پاکستان کی پابند رہے۔ برطانوی حکومت کی کسی بات کا بھی اب یقین نہیں کیا جا سکتا۔ اسی طرح کانگرس نے بھی اس معاملہ میں نہایت مبہم۔ تنگ دلانہ اور تاجرانہ رویہ اختیار کیا ہے اب ہمارے لئے میدان عمل میں کودنے کا وقت آگیا ہے۔ ہمارا اللہ نظام۔ اتحاد اور اپنے قوت بازو پر اعتماد ہونا چاہئیے۔ اگر یہ چیزیں حاصل کر لیں تو برطانوی حکومت اور کانگرس ہمارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتی۔

بمبئی ۲۸ جولائی۔ آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کا اجلاس دو گھنٹے تک ہوتا رہا۔ اجلاس کے خاتمہ پر مسٹر جناح نے اعلان کیا کہ کونسل میں آج جن خیالات کا اظہار کیا گیا ہے انہیں مدنظر رکھ کر مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی ایک قرارداد تیار کرے گی جسے کل کونسل کے اجلاس میں پیش کر دیا جائے گا۔

اجلاس میں اکثر ممبروں نے اس بات کا اظہار کیا کہ لیگ کو وزارتی سکیم کے متعلق اپنا فیصلہ بدل دینا چاہئیے۔ پنجاب کی مسلم عورتوں کی نمائندہ فاطمہ بیگم صاحبہ نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ وزارتی سکیم منظور کر لینے سے مسلمان عوام پاکستان کے نصب العین کو بھول گئے ہیں۔ اگر اب ڈائرکٹ ایکشن کا فیصلہ کیا گیا تو پنجاب کی مسلم عورتیں پوری طرح اس کے لئے تیار رہیں۔ مسٹر تمیز الدین (بنگال) نے اپنی تقریر میں کہا کہ ہمیں جلدبازی میں کوئی فیصلہ نہیں کرنا چاہئیے۔ بلکہ تمام اختیارات مسٹر جناح کو سونپ دینے چاہئیں۔ اس مرحلہ پر مسٹر جناح نے کہا۔ میں چاہتا ہوں کہ کونسل ہی آخری فیصلہ کرے۔ سر غلام حسین ہدایت اللہ نے کہا کہ ہندوستان کی ایک یونین بنا کر مشن نے دو قوموں کی تھیوری پر ضرب کاری لگائی ہے۔ سر عزیز الحق نے پہلا فیصلہ قائم رکھنے کا مشورہ دیا۔ میاں افتخار الدین نے کہا کہ سمجھوتہ کی خاطر مسلم لیگ نے پاکستان کا مطالبہ بسر دست چھوڑ دیا ہے۔ اب کانگرس کو بھی رواداری کا ثبوت دینا چاہئیے۔ کل صبح دس بجے پھر کونسل کا اجلاس ہوگا۔

نئی دہلی ۲۸ جولائی۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ بنگال میں محکمہ ڈاک کی ہڑتال کی حالت بدستور ہے کام کرنے والے بہت کم ہیں اس لئے مشکلات درپیش ہیں۔

سری نگر ۲۸ جولائی۔ کل سے ۲۱ اقوام کی امن کانفرنس شروع ہو جائے گی۔ آج مختلف ممالک کے نمائندے ہوائی اڈے پر اتر رہے ہیں۔ امید ہے کہ پندرہ سو نمائندے کانفرنس میں شریک ہوں گے۔

سری نگر ۲۵ جولائی حضرت بل میں کل فساد ہو گیا۔ ہجوم نے پولیس پر پتھراؤ کیا جس کی وجہ سے ساٹھ کانسٹبل مجروح ہو گئے۔ اس وقت تک ۱۲۱ گرفتاریاں ہو چکی ہیں۔

لاہور ۲۷ جولائی۔ آج شام ٹیلی فون کے مقامی تمام اپریٹروں نے ایک جلسہ میں فیصلہ کیا کہ وہ ۲۸ کی رات سے ہڑتال میں شامل ہو جائیں گے۔

احمد آباد ۲۷ جولائی۔ فرقہ وارانہ فضا پھر مکدر ہو گئی ہے۔ چنانچہ چھرا گھونپنے کی چار وارداتیں ہو گئیں۔ اس وقت تک پندرہ سو اشخاص گرفتار کئے جا چکے ہیں۔

پونا ۲۷ جولائی۔ امسال عازمین حج کے لئے کراچی سے جدہ تک ہوائی سفر کا انتظام بھی کیا گیا ہے۔ چنانچہ حکومت نے اس غرض سے ۱۰ طیارے وقف کر دیئے ہیں۔ کراچی سے جدہ تک کا واپسی کرایہ ۸ سو روپیہ ہوگا۔

نئی دہلی ۲۷ جولائی۔ آل انڈیا ریلوے مینز فیڈریشن کے جنرل سیکرٹری نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ ملازمین اور حکام کے جھگڑوں کا فیصلہ کرنے کے لئے مستقل طور پر ایک ایجنسی قائم ہونی چاہئیے۔

قاہرہ ۲۷ جولائی۔ اینگلو مصری معاہدہ کی تجدید کی گفت و شنید میں تعطل پیدا ہو جانے کا امکان ہے۔ کیونکہ برطانوی حکومت نے اپنی تجاویز میں ترمیم کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

بمبئی ۲۸ جولائی۔ محکمہ ڈاک و تار کے ملازمین کی ہڑتال کو ختم کرنے کی کوششیں جاری ہیں۔ چنانچہ محکمہ کے ڈائرکٹر جنرل مسٹر کرشن پرشاد نے آج ہڑتالیوں کی یونین کے جنرل سیکرٹری سے ملاقات کی ہڑتال کمیٹی نے نئے پیدا شدہ حالات کی بناء پر ہڑتال ختم کرنے یا جاری رکھنے کے متعلق تمام اختیارات جنرل سیکرٹری کو دیدیئے ہیں۔

دہلی ۲۸ جولائی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ بحیثیت مجموعی ہڑتال کی حالت کافی سدھر گئی ہے۔ کئی مقامات پر ہڑتالی واپس کام پر آگئے ہیں۔ البتہ بعض مقامات پر محکمہ تار کے مزید ملازمین بھی ہڑتال میں شامل ہو گئے ہیں۔

بمبئی ۲۸ جولائی۔ کل سے آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کا اجلاس مسٹر جناح کی صدارت میں شروع ہے۔ آج بھی اجلاس کی کارروائی جاری رہی ہے۔ سر فیروز خان نون نے اپنی تقریر میں اس بات پر زور دیا۔ کہ وزارتی سکیم کے متعلق مسلم لیگ کونسل کو اپنا گزشتہ فیصلہ نئے پیدا شدہ حالات کی بناء پر واپس لے لینا چاہئیے۔

کراچی ۲۸ جولائی۔ سندھ اسمبلی کے حزب مخالف کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ مسلم لیگ پارٹی کے دو اور ممبر اس کے ساتھ شامل ہو گئے ہیں۔ گورنر سندھ کی طرف سے حزب مخالف کے لیڈر مسٹر جی۔ ایم سید کو پیغام موصول ہوا ہے۔ کہ وہ سندھ اسمبلی کی پارٹی پوزیشن پر غور کر رہے ہیں۔

کراچی ۲۸ جولائی۔ تجارتی جہازوں کی انٹرنیشنل کانفرنس کے ہندوستانی نمائندے کانفرنس میں شامل ہونے کے بعد واپس آگئے ہیں۔ آپ نے ایک بیان میں بتایا۔ کہ جہازوں کی تاریخ میں ایک اہم کانفرنس تھی۔ اس میں اصولی طور پر یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ جہازوں کو کتنے گھنٹے کام کرنا چاہئیے۔ کونسی مراعات اور آسائشیں ان کے لئے بہم پہنچائی جانی چاہئیں۔